70460 ـ مذاق میں بیوی کو موبائل پر طلاق کا میسج کر دیا

سوال

اگر خاوند اپنی بیوی کو موبائل پر طلاق کا میسج کرے جس میں اس نے کہا ہو " تجھے طلاق " تو کیا وہ مطلقہ شمار ہو گی چاہے یہ میسج بطور مذاق ہو یا حقیقی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صرف نیت سے ہی بیوی کو طلاق نہیں ہو جاتی، اس لیے جب کوئی شخص اپنی نیت کو زبان پر ظاہر کرتے ہوئے الفاظ بولے ـ یا پھر گونگے کے لیے قابل فہم اشارہ ـ یا لکھ دے چاہے وہ کاغذ پر لکھے یا موبائل میسج پر یا ای میل کے ذریعہ تو اس سے طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ لکھائی اس کی جانب سے ثابت ہو جائے؛ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں جعلی سازی بہت آسان اور میسر ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (36761) اور (20660) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

حقیقی طور پر طلاق میں تو علماء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں ہے.

لیکن بطور مذاق طلاق میں اختلاف ہے، اگر وہ صریح الفاظ میں طلاق دے مثلا " تجھے طلاق " اور یہ الفاظ میں ہو لکھ کر نہیں، تو جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ یہ طلاق واقع ہو جائیگی، انہوں نے درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین اشیاء کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور ان کا مذاق بھی حقیقت ہے " نکاح اور طلاق اور رجوع "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2194) سنن ترمذی حدیث نمبر (1184) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2039) علامہ البانی

رحمہ اللہ نے ارواء الغیل حدیث نمبر (1826) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (44038) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں.

سوم:

رہا مسئلہ کنایہ کے الفاظ میں طلاق دینے کا چاہے یہ کاغذ پر لکھائی ہو یا موبائل میسج یا پھر ای میل میں تو یہ طلاق اس وقت تك واقع نہیں ہوتی جب تك طلاق کی نیت نہ کی جائے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے اپنی بیوی کو کاغذ پر طلاق لکھ کر دے دی تو کیا طلاق ہو جائیگی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ طلاق مذکورہ عورت پر اس وقت تك واقع نہیں ہو گی جب تك وہ اسے طلاق دینے کی نیت نہ کرے، صرف لکھنے یا پھر طلاق کے علاوہ کچھ اور ارادہ کرنے سے طلاق نہیں ہوگی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے.... " الحدیث.

اہل علم کی ایك جماعت کا قول یہی ہے، اور بعض نے اسے جمہور کا قول بیان کیا ہے، کیونکہ کتابت و لکھائی کنایہ کے معنی میں ہے، اور کنایہ سے طلاق اس وقت ہی ہوتی ہے جب طلاق کی نیت کی گئی ہو، علماء کا صحیح قول یہی ہے.

لیکن اگر کتابت و لکھائی کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو طلاق واقع کرنے کے مقصد پر دلالت کرے تو اس سے طلاق واقع ہو جائیگی " انتہی

مزید آپ سوال نمبر (72291) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر اگر آپ کے خاوند کا اس موبائل میسج سے طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق ہو گئی، لیکن اگر وہ مذاق کر رہا تھا - جیسا کہ آپ کہہ رہی ہیں - اور اس کا طلاق دینے کا ارادہ و مقصد نہ تھا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی.

خاوندوں کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کریں اور اللہ کے احکام کو کھیل و مذاق مت بنائیں، اور انہیں یہ جان لینا چاہیے کہ طلاق سے خاندان تباہ ہو جاتا ہے اور گھر کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اور اولاد ضائع ہو جاتی ہے، اور اس کی بیوی ذلت و فتنوں میں پڑ جاتی ہے.

اس لیے اللہ سے ڈرو اور تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنے خاندان اور گھروں کی حفاظت کرو، اور صبر و تحمل اور حلم و بردباری سے کام لیتے ہوئے طلاق سے قبل سوچ لیا کرو.

واللہ اعلم .